رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

THE ALHAKAM

Qadian

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر۔ شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

قیمت سالانہ
والیان ریاست وامراء سے
معاونین سے
عوام سے

مدینۃ المسیح قادیان دارالامان سے ہر انگریزی کی ۷۔۱۴۔۲۱۔۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل و رحم کے ساتھ شائع ہوتا ہے

چہ گویم با تو گر آئی چہ در قادیاں بینی ٭ دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

جلد ۲۵ ٭ مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۲۳ء ٭ نمبر ۳۵

جناب شردھانند جی جماعت احمدیہ قادیان سے مناظرہ کے لئے تیار رہے

حسب ذیل مضمون جناب شردھانند صاحب کو بذریعہ ڈاک ارسال کیا گیا ہے۔

مکرم جناب شردھانند صاحب!

آپ کا تازہ اشتہار بابت مناظرہ مابین اہل اسلام و پیروان آریہ مت پڑھ کر سخت حیرت ہوئی۔ کیونکہ باوجود اسکے کہ آپ کے پہلے اعلان کے شائع ہونے پر ہماری طرف سے فوراً آمادگی مباحثہ کا اظہار کر دیا گیا تھا۔ اور بذریعہ خاص تار آپ کو اطلاع دیدی گئی تھی۔ آپ نے اس اعلان کی ہمیں کوئی اطلاع نہیں دی حالانکہ ایسے موقعوں پر انصاف چاہتا ہے کہ فریق مخالف کو خاص طور پر اطلاع دیجائے۔ دوم موجب حیرت یہ ہوا۔ کہ آپ نے اپنے اعلان کے جواب کے لئے مدت ایسی قلیل مقرر کی ہے کہ بعض جگہ سے جواب کا وقت پر پہنچنا بالکل ناممکن تھا مگر بہرحال ہم جیسا کہ پہلے بیان کر چکے ہیں۔ آپ سے مباحثہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور ہر ایک اس مسئلہ پر مباحثہ کرنے کے تیار ہیں۔ جو اسلام اور آریہ مذہب میں اختلافی ہو لیکن چونکہ آپ نے وقت کی تعیین کر دی ہے اور ڈر ہے کہ اگر اس عرصہ میں ہم مضمون معین نہ کر دیں تو بعد میں آپ یہی عذر نہ کر دیں کہ اب وقت گذر گیا ہے اسلئے وہ مضمون جن پر بحث ہو یہ ہولیں (۱) کیا وید الہامی کتاب ہے۔ (۲) کیا قرآن کریم الہامی کتاب ہے۔ (۳) تناسخ۔

تیسرے مسئلہ کو بحث میں شامل کرنا اسلئے ضروری ہے کہ یہ مسئلہ ہر قسم کے ہندو خیالات کی جان ہے۔ اور تمام ہندوستان میں نشو و نما پانے والے فرقوں نے اسکو کسی نہ کسی رنگ میں تسلیم کیا ہے پس درحقیقت قدر مشترک ہندوستان میں پیدا ہونیوالے مذاہب میں تناسخ ہی ہے۔

اسکے بعد میں آپ کی توجہ ان شرائط کی طرف پھرانا چاہتا ہوں۔ جو آپ نے مباحثہ کے متعلق تجویز کی ہیں۔ ان شرائط میں سے ہمیں ۳ و ۴ و ۵ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ منظور ہیں۔ اور جن شرطوں کے متعلق ہمیں اختلاف ہے اور وہ ۱ و ۲ و ۶ ہیں۔

شرط اول میں آپ نے یہ تجویز کیا ہے کہ پریزیڈنٹ آریہ سماج کی طرف سے ہو گا۔ یہ حق نہ معلوم آپ نے آریہ سماج کا کس وجہ سے قائم کیا ہے۔ مباحثہ کے وقت دونوں فریق کے مساوی حقوق ہوتے ہیں۔ اور ان حقوق کی حفاظت کیلئے ہمیشہ ایسا ہی آدمی پریزیڈنٹ ہونا چاہیئے۔ جسپر دونوں فریق اعتبار کر سکیں۔ ہم پچھلے تجربوں کی بنا پر کہہ سکتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کے پریزیڈنٹوں نے اپنے اختیارات پریزیڈنٹی کو غلط طور پر استعمال کیا ہے۔ اور اگر یہ بات نہ بھی ہو تب بھی ایک فریق کے اختیار میں پریزیڈنٹ تقرر بالکل غلط راہ ہے اور بے انصافی ہے۔ پس ہم تجویز کرتے ہیں کہ پریزیڈنٹ نہ آریہ ہو نہ مسلمان۔ بلکہ سکھوں و دیوں یا مسیحیوں یا پارسیوں یا برہمو لوگوں میں سے ہو۔ اور مسلمہ فریقین ہو۔ جس فریق سے بحث ہو اس کے ساتھ اگر آریہ سماج ایک معزز شخص ان فرقوں میں سے مقرر کرے جو اس فرقہ اور آریہ سماج کے مباحثہ کے وقت پریزیڈنٹ ہو

دوسری شرط کے متعلق اسقدر ترمیم کرتے ہیں کہ خلاف ورزی ایک وسیع لفظ ہے۔ اس کی جگہ چاہیئے کہ جو شخص پریزیڈنٹ کے حکم کے تسلیم کرنے سے انکار کر دے گا اسکو اپنی جگہ سے ہٹا دیا جائے گا۔ اس تبدیلی کی ضرورت اسلئے پیش آئی ہے کہ بعض دفعہ حکم مبہم ہوتا ہے اور ایک دفعہ اس کے اظہار پر دوسرا شخص اس کے مفہوم کو نہیں سمجھتا۔ پس اسی صورت میں ہی شخص کو نکالا جا سکتا ہے جبکہ اس سے دیدہ و دانستہ خلاف ورزی ہو۔

چھٹی شرط پر ہمیں یہ اعتراض ہے کہ ... کے لئے دس دس منٹ کی تقریر بالکل ... ہے۔

(انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی پرنٹر و پبلشر و پروپرائٹر چھپکر تراب منزل سے شائع ہوا)

مذہبی گفتگو مُرغ بازی یا بٹیر بازی نہیں ہے۔ اگر احقاق حق منظور اور مطلوب ہے۔ تو مدعی کو اپنے دعویٰ کے پیش کرنے کے لئے اور مدعا علیہ کو اپنے جواب کے سُنانے کے لئے کافی وقت ملنا چاہیئے۔ پس ہمارے نزدیک پہلی تقریروں کا وقت کم سے کم دو دو گھنٹے کا ہونا چاہیئے اور اس کے بعد بیس بیس منٹ کا وقت رکھا جائے۔ تقریریں کم ہوں تو اسقدر حرج نہیں جس قدر کہ وقت کے ناکافی ہونے سے نقصان ہوگا۔

اگر یہ تجویز آپ کو منظور نہ ہو تو پھر وقت دس منٹ کی بجائے پندرہ منٹ کر دیا جائے۔ اور شرط یہ کر دی جائے کہ ایک دفعہ میں ایک ہی خوبی یا معیار یا اعتراض مدعی یا مدعا علیہ پیش کریگا۔ ایک سے زیادہ خوبیاں یا معیار یا اعتراضات پیش کرنے کی انکو اجازت نہ ہوگی۔ تاکہ دونوں فریق کو اپنے مدعا کے پوری وضاحت بیان کر دینے میں آسانی ہو۔ ہاں یہ شرط ہوگی کہ پانچ دفعہ سے زیادہ ایک ہی بات پر بولنے کی اجازت نہ ہوگی۔ پھر دوسرا سوال لینا پڑے گا۔ اور اس سے کم تعداد پر بھی کوئی فریق دوسرے کو مجبور نہیں کر سکیگا۔ یعنی یہ نہ کر سکے گا کہ پانچ سے کم تقریروں پر مجلس کو یا مضمون زیر بحث پر گفتگو کو بند کر دے۔

تین شرطیں ہم اور زیادہ کرنا چاہتے ہیں۔ جنمیں سے ایک یہ ہے کہ چونکہ آپ نے اس اعلان میں کافی وقت نہیں دیا کہ مختلف فرق اسلامیہ کسی ایک بات پر جمع ہو سکیں۔ اسلئے یہ جائز ہوگا کہ بعد میں آپ کے سمجھوتے سے بحث پر آمادگی ظاہر کرنیوالے فرقے سب کے سب ایک ہی کو اپنا نمائندہ مقرر کر دیں یا بعض آپس میں ملکر اپنے حق کو دوسرے کی طرف منتقل کر دیں۔ اس طرح دائرہ بحث تنگ ہو کر ضروری مضامین پر زیادہ بسط سے گفتگو کرنے کا موقعہ مل جائیگا۔

دوسری یہ ہے کہ مباحث کو کسی معذوری کی وجہ سے دوسرے سے خط پڑھوانا جائز ہوگا۔ اس پر شرط ہم کا اطلاق نہ ہوگا۔ تیسری شرط یہ ہے کہ آخری تقریر مدعی کی ہوگی نہ کہ مدعا علیہ یا معترض کی۔

بالآخر ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اگر آپنے ہماری ان تجاویز سے یہ ناجائز فائدہ اوٹھانا ہے کہ بعد میں کہہ دینا ہے کہ چونکہ اونہوں نے میری شرائط کے مطابق مباحثہ منظور نہیں کیا۔ اس لئے انکو وقت نہیں دیا گیا۔ تو ہم سب شرائط کو منظور کرتے ہیں جو آپ نے تجویز کی ہیں لیکن ہم تمام پبلک اور خصوصاً انصاف پسندوں کے سامنے اعلان کرتے ہیں کہ یہ ایک نہایت ہی غیر منصفانہ طریق ہے کہ ایک فریق اپنے ہی قبضہ میں سب اختیارات رکھتا ہے اور انصاف اور عقل پر مبنی اعتراضات کو بھی قبول نہیں کرتا۔ اگر آریہ سماج اس طرح مجبور کر کے اپنی پیشکردہ شرائط کو منظور کرانا چاہتی ہے۔ تو یہ اس کا دیتہ خود اقرار شکست ہے بحث ایک جنگ ہے۔ اور جبکہ شکست خوردہ دشمن کا بھی یہ حق تسلیم کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے خیالات کو فاتح کی پیشکردہ شرائط کے مقابلہ میں پیش کرے تو یہ بات نہایت خلاف عقل ہے کہ ایک فریق بحث سب سے پہلے اپنی طرف سے پیش کردہ شرائط کو بلا چون و چرا ماننے پر مجبور کرے۔

میں امید کرتا ہوں کہ آریہ سماج کی طرف سے جلد سے جلد مجھے اس کی اطلاع دی جائے گی کہ انکو ہمارے ساتھ مباحثہ کرنا منظور ہے یا نہیں۔ اور آیا پیشکردہ اصلاحات کے مطابق یا اپنی ہی شرائط پر جنمیں سے بعض بالکل غیر معقول ہیں۔

(رحیم بخش ایم۔ اے ناظر تالیف و اشاعت جماعت احمدیہ قادیان)

ہمارا ریمارک

سوامی شردہانند صاحب کا اعلان ہمنے گذشتہ اشاعت میں چھاپ دیا تھا۔ اور ہمنے اس کو کھلا گریز قرار دیا ہے۔ اب بھی میں اسے گریز ہی سمجھتا ہوں۔ اور مجھے یقین ہے کہ سوامی شردہانند خود اس میدان میں ہرگز نہیں آئے گا۔ بلکہ اس پیالہ کو جس طرح بھی ممکن ہو ٹلا دیگا۔

سوامی جی نے اولاً اس اشتہار کو ۷ ستمبر ۱۹۲۳ء کے کیسری میں چھپوایا ہے اور ۹ ستمبر آخری تاریخ منظوری کی مقرر کی اور خود ساختہ شرائط ایسے مقرر کئے کہ انکو یقین ہونا چاہیئے کہ ان شرائط کو کوئی قبول نہیں کریگا۔ اگر اسی قسم کی شرائط کسی مسلمان کی طرف سے پیش کی جاتیں یا کی جائیں تو سوامی جی اس پر بیسیوں قسم کے اعتراضات کریں۔ پھر تقاضائے انصاف و حق پرستی یہ تھا کہ وہ ان تمام انجمنوں اور جماعتوں کو خود اطلاع دیتے جنھوں نے انکے پہلے چیلنج پر منظوری کے تار دیئے تھے مگر سوامی جی نے اس نئے چیلنج میں اتنا بھی ذکر نہیں کیا کہ کوئی چیلنج اس سے پہلے دیا تھا۔ اور اس کے لئے مسلمانوں نے آمادگی کا اظہار کیا تھا وہ اس خاموشی کے ساتھ اس پر سے گذر گئے ہیں کہ گوئی مردہ اند۔

بہر حال اب اس نئے چیلنج کا جو حشر ہونیوالا ہے وہ دُنیا دیکھ لے گی۔ سوامی شردہانند خود میدان مناظرہ میں بحیثیت مناظر امید نہیں کہ پیش ہو۔ اسوقت تک لوگوں کا خیال یہی ہے اور یہی ہونا چاہیئے کہ سوامی شردہانند چیلنج دے رہا ہے۔ اور قدرتی طور پر وہی مباحثہ کرے گا۔ مگر یہ خیال اور یہ امید پوری ہوتی نظر نہیں آتی۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے صیغہ اشاعت نے اس چیلنج کو بہر حال منظور کیا ہے۔ سوامی جی کی شرائط میں بہت ہی کم ترمیم پیش کی ہے۔ تاکہ انہیں کوئی راہ گریز باقی نہ رہے۔ اور بالآخر اگر وہ ہماری ترمیم کو منظور نہ کریں جو بجائے خود انکی گریز کی ایک دلیل عظیم و انصاف پسند پبلک کے نزدیک ہوگی۔ تو ہم نے خود ان کی ہی پیشکردہ شرائط پر بھی مباحثہ کو منظور کر لیا ہے تاکہ

احقاق حق اور ابطال باطل کا موقعہ ملے

لیکن اب بھی اگر سوامی شردہانند خود مباحثہ کرنے کے لئے کھڑے نہ ہوئے اور انھوں نے اپنی بجائے کسی اور کو کھڑا کیا تو پبلک پر کھل جائیگا کہ سوامی جی مناظرہ سے گریز کرتے ہیں۔ اور وہ اس پیالہ کو کسی دوسرے کے ہاتھ میں ٹلا رہے ہیں۔ واقعات اس امر کی شہادت دیں گے کہ سوامی جی خود مباحثہ کے لئے آتے ہیں یا صرف تماشائی کی حیثیت سے وہاں آتے ہیں میں ایک عرض دوسرے مسلمانوں کی خدمت میں کرنا بھی اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ یہ وقت ہے کہ وہ اپنی **متحدہ قوت** کا ثبوت دیں۔ اسوقت **اسلام** کا مقابلہ کفر سے ہے اور ہم سب **قرآن کریم** اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشق اور جان نثار ہیں اس لئے بہتر ہوگا کہ اظہار حق کے لئے اگر ہمیں کسی قسم کی بھی قربانی کرنی پڑے تو اس میں ایک دوسرے سے آگے ہوں۔

اس جنگ کیلئے آریوں نے اپنے خیال کے موافق بہت بڑی طیاری کی اور ان تمام شیطانی تصانیف کا مطالعہ کرنا شروع کیا ہے جو اسلام کے خلاف آجتک لکھی گئی ہیں۔ لیکن ہم اس قسم کی باتوں سے نہ ڈرتے ہیں نہ پرواہ کرتے ہیں۔ ساڑھے تیرہ سو سال ہونے کو آئے ہیں کہ **اسلام** پر شیطان حملہ کر رہا ہے اور ہمیشہ شکست کھاتی ہے۔ اب بھی یہی ہوگا۔ اس لئے کہ صداقت صداقت ہی ہے۔ لوہا آگ میں پڑکر فولاد ہو جاتا ہے۔ اور سونا کندن بن جاتا ہے۔ اس قسم کے **مقابلوں** کا خطرہ نہیں لیکن اگر ہم خود اپنے اندر تبدیلی نہ کریں گے اور **اعتصام بحبل اللہ** پر عمل نہ کریں گے تو اندیشہ ہے کہ ہماری کمزوریاں ہماری تباہ کا موجب نہ ہوں۔ بہر حال اسوقت ضرورت ہے کہ متفق ہو کر **اظہار صداقت** اسلام کے لئے کھڑے ہو جائیں۔

اتحاد اسلامی

گذشتہ اشاعت میں جو لیڈر **اتحاد اسلامی** کی ضرورت پر لکھا تھا اس میں میں نے ظاہر کیا تھا کہ یہ آواز ہر طرف سے اُٹھ رہی ہے جن کے اقتباسات کا وعدہ کیا گیا تھا۔ وہ درج نہ ہو سکے۔ ذیل میں معزز معاصر سیاست اور زمیندار کا اقتباس درج کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

چنانچہ معاصر "زمیندار" اپنی اشاعت ۱۳ ستمبر ۱۹۲۳ء میں لکھتا ہے۔

"ہر جگہ ہندو منظم اور مسلمان منتشر ہو رہے ہیں مختلف مقامات پر فساد کا محشر برپا ہے مسلمان پٹ رہے ہیں۔ کوئی رہنما نہیں کوئی سردھرا موجود نہیں۔ بھیڑوں کا ایک گلہ ہے بے گلہ بان اور بھتوں کا ایک لشکر ہے بے کماندار"

ایسا ہی معاصر "سیاست" بھی اپنی اشاعت ۱۳ ستمبر ۱۹۲۳ء میں اس ضرورت کو حسب ذیل الفاظ میں ظاہر کرتا ہے۔

"اسلام اور مسلمانوں کی بربادی کے مشورے ہو چکے ہیں اگر انہوں نے اپنا مرکزی نظام درست نہ کیا اور وہ فوراً اصلاح کی طرف متوجہ نہ ہوئے تو ارتداد اور شدھی کا سیلاب انکو بہالے جائیگا۔ مسلمانوں کا شور و فریاد بیجا اور بیکار ہے دنیا میں وہی قومیں زندہ رہ سکتی ہیں جو میدان عمل میں گامزن ہوں"

مولوی محمد امین کی گرفتاری انگریزی حد پر

مولوی محمد امین جو روسی علاقہ میں انگریزی جاسوس کے شبہ میں گرفتار ہوئے تھے۔ اور اب ہندوستان واپس آرہے تھے **انگریزی سرحد** پر انگریزی حکومت کے ہاتھ گرفتار ہو گئے ہیں۔ احمدی جماعت کے ایسے مولوی محمد امین کا انگریزی سرحد پر انگریزی عمال کے ہاتھوں گرفتار ہونا فی الحقیقت ایک تعجب خیز امر ہے۔ لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں متعدد مرتبہ ستایا گیا ہو اور روسی عمال نے ان کو انگریزی جاسوس سمجھکر ہر قسم کی تکالیف دی ہوں۔ وہاں انگریزی حکام نے اسے روسی جاسوس سمجھ لیا ہو۔ تو تعجب کی کیا بات ہے۔ مگر ہمکو یقین ہے کہ یہ غلط فہمی جلد دور ہو جائیگی۔ ہم واقعات اور حالات سے سردست محض ناواقف ہیں۔ لیکن جو قیاس ہم کر سکتے ہیں وہ یہی ہے کہ اگر کسی سیاسی جرم کا شبہ کیا گیا ہو۔ گورنمنٹ ہند احمدی جماعت کی پوزیشن سے خوب واقف ہے۔ کہ یہ کوئی سیاسی انقلابی جماعت نہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کی سیاسی جماعتوں نے ہمیشہ اس جماعت کی مخالفت کی اور اس کے خلاف ایجی ٹیشن پیدا کرنے میں کبھی کمی نہیں کی۔ مگر ہمکو کوئی خبر ایسی جگہ سے ملتی نہیں وہ کہ ابھی برلن کی مسجد جو احمدی خواتین کے چندہ سے بن رہی ہے۔ کی بنیاد رکھنے پر ہماری جماعت پر انگریزی جاسوس ہونے کا شبہ کیا گیا۔ اور اس قدر کثیر رقم مستورات کی طرف سے جمع کیا جانا تعجب سے دیکھا گیا۔ مصر میں ہمارے نوجوان مجاہدین پر اس قسم کی اعتراض کئے گئے۔ کہ تم انگریزوں کے حامی ہو۔ یہ تو ہماری حالت ہندوستان اور اس سے باہر ہے کہ انگریزوں کی خیر خواہی اور ہمدردی کا الزام دیا جاتا ہے۔ ہم اس الزام کو اگر یہ الزام ہو سکتا ہے شرح صدر سے قبول کرتے ہیں۔ اور اپنے اس جرم کا اگر یہ جرم ہے **اقبال کرتے ہیں**

ہمارا مذہب ہمکو وقت حکومت کے ساتھ وفاداری اور قانون کی پابندی کی تاکید کرتا ہے۔

اسلئے ہم اس کو نہیں چھوڑ سکتے۔ انگریزی حکومت کو عمال نے ہمارے ایک آدمی کو کسی سیاسی شبہ میں گرفتار کیا۔ ہم اس کو بے شک ناپسند کرتے ہیں۔ اور کچھ شبہ نہیں کہ بظاہر یہ سراسر ظلم معلوم ہوتا ہے۔ لیکن حکومت اپنے مشکلات سے مجبور ہے۔ ہم مولوی محمد امین صاحب کے متعلق سردست اسقدر کہیں گے کہ وہ احمدی جماعت کا ایک مخلص ممبر ہے۔ ناممکن ہے کہ وہ کسی **انقلابی یا امن شکن تحریک** کا حامی ہو سکے۔ ورنہ وہ اسوقت احمدی جماعت سے خارج ہو جائیگا۔ اور یہ اس شخص کے لئے ایک بہت بڑی سزا ہے جو دنیا کی تمام تکالیف کو برداشت کر کے احمدی ہونا قبول کرتا ہے۔ اور ہم اس حیثیت سے ایسے ہر الزام کو بالکل غلط اور لغو قرار دینے میں حق پر ہونگے جو کسی مخلص احمدی پر لگایا گیا۔ لیکن جب تک حالات ہمارے سامنے نہ ہوں ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کہ

کیا حقیقت ہے

گورنمنٹ ہند سے صرف اسقدر استدعا کریں گے کہ مولوی **محمد امین** احمدی جماعت کا ایک مخلص **فرد** ہے اور وہ روس میں اپنی جماعت کے حالات معلوم کرنے کے لئے گیا تھا کیونکہ ہمیں معلوم ہوا تھا کہ وہاں ہماری جماعت ہے۔ اور ہمکو اپنی جماعت کا ایک ایک **فرد** ایک ایک جماعت سے بڑھ کر قیمتی اور قابل قدر ہے اس لئے کہ

وہ خدا کیلئے اس سلسلہ کو قبول کرتا ہے

اور محض خدا کی رضا کے لئے دُنیا کی مخالفت کو خرید لیتا ہے۔ پھر اگر ہم انکے حالات سے باخبر نہ رہیں تو اس سے بڑھ کر ہمارا قومی جرم کیا ہو گا؟

بہر حال مولوی **محمد امین** صاحب کے متعلق یہ سُن کر تو خوشی ہوئی ہے کہ وہ صحیح و سلامت ہندوستان پہونچ گئے ہیں۔ اور روسی عمال کے مظالم سے اللہ تعالیٰ نے ان کو بچا لیا۔ گورنمنٹ ہند سے ہمکو توقع ہے کہ انصاف کے رشتہ کو ہاتھ سے نہ دیگی۔ اور ایک بے گناہ کو محض شک و شبہ کا شکار نہ ہونے دیگی۔ کچھ شک نہیں کہ احمدی جماعت کو اس خبر کے سننے سے بہت پریشانی ہوگی۔ مگر ہم اپنی جماعت کو صبر اور حوصلہ سے حالات کے دیکھنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ گورنمنٹ کے انصاف سے ہم مایوس نہیں ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ انشاء اللہ مطلع صاف ہو جائے گا اور بادل اُڑ جائیں گے۔ اور وہ وقت قریب ہے کہ مولوی محمد امین صاحب کا دامن انشاء اللہ ہر قسم کے الزامات سے پاک قرار دیا جائیگا۔ اور وہ بہت جلد اپنے دور افتادہ بھائیوں کے حالات سے جماعت کو آگاہ کر سکیں گے۔ مولوی محمد امین نے سلسلہ کی اشاعت و تبلیغ کے لئے جو مصائب برداشت کئے ہیں۔ وہ سلسلہ کی تاریخ میں ہمیشہ **سنہری الفاظ** سے لکھی جائیں گی۔ اور انکی ہمت و حوصلہ احمدی نوجوانوں کے لئے **نشان میل** ہو گا۔ جماعت کے تمام افراد سے یہ التجا کرنا بالکل درست ہے کہ مولوی محمد امین صاحب کی کامل رہائی اور بریت کے لئے

حضرت احدیت سے دُعا کریں

وصیت نمبر ۲۰۶۳

میں شیر زمان خان احمدی ولد رسالدار عبد اللہ خانصاحب قوم احمد نبوی ساکن جہنڈ تحصیل ایبٹ آباد ضلع ہزارہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے ملکیت جائداد غیر منقولہ مواضعات جہنڈ و سرائے نعمت خان و باندہ منیر و سیریان و ہرم پانی علاقہ تحصیل ایبٹ آباد ضلع ہزارہ میں واقعہ ہے جس کی تفصیل کاغذات سرکاری میں موجود ہے جائداد مذکورہ کی تعداد تخمیناً دو ہزار ایکسو چھیاسی کنال ہے جس میں گیارہ سو کنال زیر قبضہ مزارعان موروثی ہے باقی خود کاشت ہے جسمیں سے (۴۰۰) کنال زیر قبضہ مرتہنان سابقہ بعوض چار سو روپیہ ہے اور ایک مکان واقعہ ایبٹ آباد میں ہے از نصف حصہ ملکیت ہے۔ اور کل جائداد کی قیمت کا اندازہ مشمولی میری جائداد منقولہ کے چالیس ہزار ہے (۲) میں اپنی جائداد مذکورہ کے دسواں ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں (۳) میرا ارادہ ہے کہ میں جائداد وصیتی کی قیمت چار ہزار (۴۰۰۰) روپیہ اپنی زندگی میں یکمشت یا خواہ باقساط صدر انجمن کو ادا کردوں (۱) ازیں صورت صدر انجمن جائداد کی مستحق نہ ہوگی بصورت ثانی اگر میرے ورثا یہی قیمت میری وفات پر ادا نہ کر دیویں تو صدر انجمن جائداد مذکورہ پر قابض ہوگی (۴) اگر کچھ قیمت ادا ہو جاوے اور کچھ رہ جاوے تو صدر انجمن رقم ادا شدہ کا لحاظ رکھ کر بلحاظ نسبت کے جائداد کا قبضہ کریگی (۵) مبلغ ایک سو روپیہ نقد دیتا ہوں جسمیں سے مبلغ بیس روپے بابت چندہ شرط اول ہے اور باقی ماندہ اسی روپیہ خاص میری نعش کے قادیان پہنچانے و دفن کرنے کے اخراجات کی بابت خزانہ صدر انجمن میں جمع رہیگا (۶) اگر میرے مرنے کے وقت کوئی اور جائداد پیدا یا ثابت ہوگی تو اسکے اسیقدر حصہ یعنی ایک بٹہ دس ۱/۱۰ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اسکی قیمت کے لئے بھی وہی شرائط ہیں جو اوپر درج کی گئیں۔ ۲۰/۹/۲۲ ۱۹

العبد — گواہ شد — گواہ شد

شیر زمان بقلم خود — محمد یوسف اپیل نویس سکرٹری امیر جماعت احمدیہ مردان ضلع پشاور ۲۰/۹/۲۲ — محمد یعقوب مولوی فاضل مبلغ قادیان بمقام جہنڈ ۲۰/۹/۲۲

مکرر آنکہ بموجب وصیت متذکرہ بالا چار ہزار روپیہ بتفصیل تین ہزار ایک سو کے نوٹ اور نو سو روپیہ قرض حسنہ بذمہ میاں محمد یوسف صاحب اپیل نویس سکرٹری امیر جماعت مردان جنکی ادائیگی کی کفالت میں اقرار نامہ پانچ روپیہ کے وثیقہ پر میاں موصوف کی اپنی قلم کا تحریر کردہ باضابطہ ادائیگی قسط ہشت روپیہ ماہوار ہے وثیقہ پر کل رقم ایک ہزار ہے ایک سو روپیہ اقساط میں مجھے وصول ہو گیا تھا یا تو سو قابل وصول ہے بلف وصیت ہذا ہو کر عرض ہے کہ یہ روپیہ ان سے وصول ہو۔ اور تقایا کے نوٹ بلفیہ ہمراہ ارسال ہیں گویا کہ اب وصیت ہر طرح سے مکمل ہے ۲۰/۹/۲۲

دستخط بحروف انگریزی۔

مصر میں تبلیغ و اشاعت سلسلہ کیلئے ہمیں کیا کرنا چاہیئے

مصر کے تازہ ترین اخبارات سے اور مجاہد مصر کے مکتوبات سے معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ کمال الدین صاحب کے سفر مصر کا نتیجہ احمدیت کی مخالفت کی صورت میں ظاہر ہوا ہے۔ خواجہ صاحب کو ذاتی طور پر اس سفر سے روپیہ پیسہ کے بارے میں جو فائدہ ہوا وہ بے شک انکے لئے قابل قدر ہو سکتا ہے مگر انہوں نے اپنے قیام مصر میں

احمدیت سے ارتداد کو اختیار کر لیا۔

اور اعلان کیا کہ وہ احمدی جماعت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتے اور وہ حنفی مسلمان ہیں ہمیں خواجہ صاحب کی ذات سے انکے اعلان سے کوئی تعلق نہیں۔ مجاہد مصر نے سپارہ میں ایک سلسلہ مضامین کا ارسال کیا ہے وہ انشاء اللہ اس پرچہ میں چھاپ دیا جائیگا کہ تا جماعت پر حقیقت کا انکشاف ہو جائے میں سردست جس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ مصر میں چونکہ مخالفت کا بازار گرم ہو گیا ہے اور اخبارات میں مخالف مضامین نکل رہے ہیں۔ اسلئے اسوقت ہماری جماعت کا یہ تبلیغی فرض ہے کہ اخبار کے ذریعہ مصر میں تبلیغ کے سلسلہ کو وسیع کیا جاوے۔ مصر کے متعلق ہماری امیدیں بہت وسیع ہیں۔ اور انشاء اللہ العزیز وقت آتا ہے کہ مصری قوم نیاز مندی اور اخلاص کے ساتھ حق کو قبول کریگی۔ اسوقت ہمارا اپنا اخبار مصر میں ہونا لازمی ہے۔ عزیز مکرم محمود احمد نے البشریٰ کے جاری کرنیکا ارادہ کیا ہوا ہے لیکن ابھی اس کی اشاعت میں توقف ہے اسلئے سردست مصر کے ایک اخبار کو چھ ماہ کیلئے مجاہد مصری نے لے لیا ہے یہ ہفتہ وار اخبار ہے اور مصر کا اخبار وطنیں ایک مستقل اور مشہور پرچہ ہے اس کی قیمت ہندوستان میں سات روپیہ سالانہ ہوگی۔ اس اخبار میں سلسلہ احمدیہ کے متعلق مضامین پوری آزادی اور تفصیل سے شائع ہونگے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ کم از کم پانچسو خریدار ہماری جماعت کے اس اخبار کے لئے ہو جائیں۔ میں اس کے متعلق کوئی جوش دلانیوالی دلیل نہیں کرنا چاہتا۔ یہ ایک جائز ضرورت ہے۔ اور ہمنے اس کو سلسلہ کی اشاعت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اسلئے میں الحکم کے خریداروں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ جلد سے جلد اس اخبار کی خریداری منظور کریں۔ اگرچہ یہ رقم پیشگی دینی چاہیئے لیکن محض سہولت کے خیال سے وہ قسطوں میں بھی ادا کی جاسکے گی۔ پس احباب فوراً خریداری کی درخواستیں بھیجدیں۔ اور چندہ کی رقم دفتر الحکم میں بھیجدیں۔ دفتر الحکم اس امر کیلئے ذمہ وار ہوگا کہ اخبار باقاعدہ ان کی خدمت میں پہونچے۔ لیکن اگر وہ کسی وجہ سے اخبار نہ لینا چاہیں تو اخبار کی ایک کاپی ان کی طرف سے مفت شائع کی جاتی رہے گی۔ حقیقت میں عربی اخبار کا زیادہ فائدہ تو عربی بولنے اور سمجھنے والی قوم میں ہو سکتا ہے اسلئے اگر احباب چاہیں تو وہ اپنا اخبار مفت اشاعت کے لئے دے سکتے ہیں۔ یہ بہترین طریق ہو گا۔ میں یقین نہیں کرتا کہ ہماری جماعت کے پانچسو دوست بھی ایک سو پیسہ یومیہ مصر و بلاد شام میں اشاعت سلسلہ کے لئے نہ دے سکیں؟

مسلمانان ہند بیدار ہوں

(مجاہد مصر کے قلم سے)

ضرورت ہے کہ **مسلمانان ہند اب اپنی غفلت کو چھوڑ** دیں اور تمام دنیا اسلام پر ایک نگاہ ڈالیں۔ اور پھر اس کے بعد اپنی اور اسلام کی زندگی کے لئے ایک فیصلہ کن راہ پیدا کریں۔ میں نے چاہتا تھا کہ مسلمانان ہند کے سامنے وہ دردناک واقعات رکھوں جنکو سنکر یا پڑھکر ایمان یا مطلع پر طعنہ زن ہوں اور انکو ہمیشہ ہنسنے کا موقعہ ملے لیکن وہ لوگ جو ہندوستان میں فقہ کی چند کتب پڑھکر عالم کہلاتے ہیں۔ حالانکہ میں دعویٰ سے اور علی وجہ البصیرۃ کہتا ہوں۔ کہ ایسے لوگ یقیناً علوم عربیہ سے محض ناواقف۔ اور ناآشنا ہیں اور ممالک عربیہ کے بچے۔ ممالک عربیہ کی بچیاں ان سے بہتر عربی بول سکتی ہیں آج مصر کے گاڑیبان اخبارات خریدتے ہیں اور پڑھتے ہیں۔ مصر کے قلی بیٹھے بارہا اخبارات کا مطالعہ کرتے ہوئے اور ہوٹلوں کے

خادم اخبار پڑھتے ہوئے پائے۔ اور یہی وہ اخبار ہیں کہ ہندوستان کے لٹ ملاؤں کے سامنے اگر رکھ دیئے جائیں تو وہ ایک فقرہ بھی اس میں سے نہ سمجھ سکیں۔ چہ جائیکہ وہ دنیا کی سیاست پر غور کر کے کسی نتیجہ پر پہونچ سکیں۔ میں نے خوب تجربہ کیا ہے کہ جسقدر طالب علم ہندوستان میں ہیں۔ دوسرے ممالک میں بھی خیرات کی روٹیوں پر تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ انکے اخلاق اسقدر گر جاتے ہیں۔ اور انکی طبائع میں ایک ایسا جمود پیدا ہوتا ہے کہ وہ عقل و فکر سے کورے ہو بیٹھتے ہیں میں نہیں جانتا کہ ان علماء کہلانیوالے جبہ پوشوں نے دنیا میں کونسا کام کیا ہے جس کیوجہ سے وہ فخر کے ساتھ دنیا میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ دنیا میں اگر کوئی قوم اس قابل ہے کہ جو دنیا سے مٹا دیجائے تو وہ یقیناً یہی قوم ہے جس کی وجہ سے آج دنیا قعر ضلالت میں تباہ ہو رہی ہے۔ میں نے گذشتہ چند ماہ نہایت صبر و سکون کے ساتھ ان مقالات کو پڑھا جو میدان ارتداد میں ہمارے خلاف لکھے گئے یعنے ان تحریکات کو ٹھنڈے دل سے دیکھا جو ہمارے خلاف کی گئیں۔ میں نے ان کوششوں پر ایک نگاہ ڈالی جو سلسلہ احمدیہ کے مٹا دینے کیلئے کیجاتی ہیں۔ اور میں ایک عرصہ تک صبر سے کام لیتا رہا۔ لیکن جب کہ میں نے دیکھا کہ انسانیت کو دنیا سے مٹایا جا رہا ہے اور جہاں علماء بیٹھے ہیں۔ اور وہ علماء دنیا کو بھیڑیوں کی طرح سے کھا رہے ہیں تو ضرورت محسوس ہوئی کہ میں مسلمانوں کو اس خطرے کے آلارم سے آگاہ کر دوں جو کہ محض علماء کی وجہ سے دنیا میں پیدا ہو رہا ہے۔ مسلمان کہلانیوالے ایسے گندے اور معیوب امراض میں دن بدن مبتلا ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ نفس پرست علماء دیکھتے ہیں اور محض پیسوں میں مردار ٹھونسنے کے لئے خاموش ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اور وہ قوم جو دنیا میں حق و صداقت پھیلانے کے لئے کھڑی ہے اسکا مقابلہ کر رہے ہیں۔ ایسی استانہ جو مسلمانوں کا اسوقت قبلہ بن رہا ہے۔ اس میں دو ہزار دکان شراب کی بند ہوئی ہیں ہر غور کرو۔ سوچو۔ کیا استانہ میں علماء نہ تھے۔ کیا انکا کوئی اثر نہ تھا۔ کیا وہ عبادت گذار نہ تھے۔ سب کچھ تھا مگر یقیناً انکا کوئی اثر ملک پر نہ تھا۔ انکی عبادتیں محض ریا اور دکھاوا تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ عسکری سپاہیوں کا حکم وہ ... جو

ان علماء کے وعظ و نصائح نہ کر سکے مصطفیٰ کمال کیوں کامیاب ہوا۔ اس نے جو کہا دل سے کہا اس کے اندر سے جو آواز اٹھی وہ ریاء سے خالی تھی۔ اور یہی وجہ تھی کہ اسکے ارد گرد جانفروش جمع ہو گئے۔ مگر یہ ملاں۔ اسقدر مدت دراز وہاں پر موجود رہے جن کی تعداد خراب کی دوکانوں سے بہت زیادہ تھی۔ مگر اپنے پند و نصائح سے شراب روک نہ سکے۔ غور کرو اسوقت سے قبل وہ لوگ جن کو دارالخلافت قرار دیتے ہو کسقدر شراب میں منہمک تھے۔ اور اسی سے دوسرے گناہوں کا اندازہ لگا سکتے ہو۔

مصر میں آؤ۔ یہ وہ مقام ہے جو کہ علم دین کا سب سے بڑا مرکز دنیا میں ہے۔ اور یہ وہ مقام ہے کہ جہاں عربی زبان جو کہ رسول عربی صلعم کی زبان تھی آج بھی اپنی پوری شان پر ہے اس جگہ علماء کی تعداد صرف ازہر سے تعلق رکھنے والوں کی تیس ہزار سے زیادہ ہے۔ جنمیں سے چودہ ہزار طالب علم تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ ان طالبعلموں کو ہمارے ہندوستان کے پرائمری یا مڈل کے طالبعلموں کے ہم عمر نہ قرار دو بلکہ انکے والدین اور دادوں کے ساتھ کیونکہ بعض ستر سالہ طالب علم ہیں جنھوں نے جب سے ہوش سنبھالی ہے۔ صرف یہی کام کیا وہ ازہر میں تعلیم حاصل کرتے ہے اور بعض پچاس سالہ۔ ایسے واقعات بہت سے ہیں کہ باپ اور بیٹا ازہر کے اکٹھے ہی طالب علم ہیں۔

ان علماء کا لشکر جرار کے ہوتے ہوئے مصر کی اخلاقی حالت دُنیا کے سب ملکوں سے زیادہ گری ہوئی ہے۔ اور میں ببانگ دہل کہتا ہوں کہ یہ علماء کا قصور ہے۔ چھوٹے بچے شراب پیتے ہیں اور کوئی منع نہیں کرتا۔ عورتیں شراب پیتی ہیں اور کوئی نہیں روکتا۔ نوجوان طالب علم بوڑھے۔ دھڑ شراب کے نشے میں سرشار۔ شراب فروش مسلمان۔ اور کسی مولوی کو غیرت نہیں آتی۔ ٹرام میں بیٹھے ہوئے۔ مسلمان کہلانیوالے مولویوں کے سامنے ایک شریف خاندان کی لڑکی کے ساتھ برملا آنکھوں کے اشارے کرکے زناکاری کے لئے جاتے ہیں اور کسی کے ماتھے پر پسینہ تک نہیں آتا۔ معدنی حوضوں پانی کے کناروں پر۔ حمامات میں۔ امراء۔ غرباء۔ علماء سب کے سب مادر زاد ننگے کھڑے ہو کر نہاتے ہیں۔ اور ذرا ان میں شرم نہیں اور علماء خود ان امراض میں مبتلا رہیں۔ اسی پر بس نہیں بعض حمامات میں جاکر زیر ناف بال لوگوں کے سامنے حمام کے مزدوروں سے منڈواتے ہیں۔ اور ہنستے ہیں زناکاری اور لڑکوں سے بدکاری ایک عام مشغلہ ہے۔ بڑے بڑے اعلیٰ گھرانوں کی عورتیں اپنے مردوں کی خائن ہیں۔ ہزاروں لوگ باوجود علم و فضل کے قرآن کریم نہیں جانتے۔ امراء کی میزوں پر عورتوں کی ننگی تصویریں تانبے یا سنگ کی بنی ہوئی رکھی ہیں۔ تھیٹروں میں مردوں کے برابر شریف عورتوں کی کافی تعداد ہوتی ہے۔ اور وہاں وہ مخرب الاخلاق اسباق کا ملاحظہ کرتی ہیں اور کوئی نہیں جو انکو روکے۔ اگر مصر کی شراب کو بہا دیا جائے تو یقیناً یقیناً قاہرہ میں سیلاب عظیم آ جائے۔ میں اگر غلط کہتا ہوں تو ان طالب علموں سے دریافت کرو جو احمدیت

سے تعلق نہیں رکھتے اور مصر میں موجود ہیں۔ علماء کے ماتھے پر پسینہ تک نہیں آتا سب کچھ دیکھتے ہیں اور ہنس دیتے ہیں۔ ہر مذاہب پر ملا اسلام کو کھاتے چلے جا رہے ہیں۔ اور علماء سے اتنا نہیں ہو سکتا کہ ان کو جواب دے سکیں مگر جہاں کسی احمدی کے منہ سے وفات مسیح کا ذکر سُنا انکے منہ میں جھاگ بھر آتی ہے۔ انکی حالت دیوانوں کی سی ہو جاتی ہے اور کاٹنے کے لئے دوڑتے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ یہ انسانیت سے گری ہوئی حرکات کیوں ان میں پیدا ہو گئی۔ میرے ایک دوست نے سُنایا کہ ایک واعظ نے ایک مسلمان شخص کے حق میں جو کہ مر گیا اور اپنی قوم کا ہمدرد تھا۔ جس نے دو سال قبل تیس ہزار پونڈ اپنی قوم کے طلباء کی اعلیٰ تعلیم کے لئے دیئے۔ جمعہ کے دن ممبر پر چڑھ کر کہا کہ کہتا تھا۔ اور کتوں کی موت مر گیا۔ میرے دوست نے سُنایا کہ میں نے اس مولوی کے پیچھے نماز پڑھنی قطعاً چھوڑ دی کیونکہ وہ لوگوں کے اخلاق بگاڑتا ہے۔ پس یہ وہ جماعت ہے جس سے دن بدن دنیا متنفر ہو رہی ہے۔ ان کا وجود اسلام کے لئے سخت مُہلک ثابت ہو رہا ہے۔

مسلمان کہلانیوالے دن بدن قعر ضلالت میں گر رہے ہیں۔ شام جو کہ عربی علاقہ ہے۔ اس ملک پر مسلمانوں کی حالت ایسی ذلیل ہو رہی ہے کہ مسلمان کہلانے والی عورتیں تھیٹروں میں کام کرتی ہیں۔ اور مسلم خون کے اندر جوش پیدا نہیں ہوتا۔

وہ علاقے جو کہ مہذب نہیں ہیں ان میں اسلام کے ماننے والے اسلام کی نسبت اس سے زیادہ نہیں جانتے کہ ہم مسلمان ہیں۔ ہندوستان کی حالت تمہارے سامنے ہے۔ کفر باز علماء کے ہوتے ہوئے ہندو متاع اسلام لوٹنے میں مشغول ہیں۔ مگر افسوس اس قوم پر کہ سوائے دنیا میں فتنہ اندازی اور فساد کے کچھ نظر نہیں آتا۔ احمدیت کے پیچھے پڑے ہیں حالانکہ احمدی ایک وحید جماعت دنیا میں ہے جو اسلام کی حفاظت کر رہی ہے۔

مسلمانو! جاگو!! بیدار ہو جاؤ۔ یاد رکھو۔ تمام دنیا کے مسلمان اپنی اخلاقی حالت میں گر چکے ہیں۔ خانہ کعبہ جن لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ ان پر مصر کے علماء نے آج متفقہ طور پر کفر کا فتویٰ لگا دیا ہے۔ اور اگر مصری قوم پورے طور پر آزاد ہوتی تو یقیناً آج اور مصر کے سینکڑوں نہیں ہزاروں انسان مسلمان کہلانے والے بے دریغ قتل ہو جاتے۔

الغرض دنیا کے کسی کونے میں چلے جاؤ۔ اور تمکو غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ مسلمان مٹ گئے اور ان کے اخلاق مر گئے ہیں۔ انکی روحانی حالت تباہ اور برباد ہو گئی۔ اے ہندوستان کے مسلمانو اگر تم چاہتے ہو کہ تم اسلام کی حیات کو قائم رکھ سکو تو تمام دنیا کے اسلام پر نظر ڈالو اور پھر دیکھو کہ علماء نے ان فتنوں کو مٹانے کے لئے کیا کچھ کیا۔ اور دنیا کی تباہی میں علماء نے کس قدر حصہ لیا ہے۔ یقیناً تم کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ لوگ اسلام کے سخت ترین دشمن ہیں۔ اور رات دن اسلام کو مٹانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور ان کا وجود اسلام کے لئے سخت مصیبت ہے۔ اس لئے اب اپنی آنکھیں کھول کر اسلام کی باگ انکے ہاتھ سے لے لو۔ ورنہ چند سال نہیں گزریں گے کہ تم کو اس سے بُرے دن دیکھنے پڑیں گے۔ جو دیکھ رہے ہو۔

میری مراد ان علماء سے نہیں جو حقیقتاً علماء ہیں جن کا وجود اسلام کے لئے مفید اور بابرکت ہے۔ جو اپنے رنگ میں خدمت کر رہے ہیں۔ ہاں میری مراد وہ لوگ ہیں۔ جو اسلام کے لئے مصیبت عظمےٰ بن رہے ہیں۔

کبھی نہیں دیکھا گیا کہ ان علماء اسلام کی خدمت کرنے والوں کے لئے دلداری اور تحسین کی آواز نکالی ہو بلکہ جب ان کو موقع ملا۔ خدا کی برگزیدہ جماعت کے درپے ہوئے۔ اور انہوں نے لوگوں کو اُبھار اُبھار کر اسلام کی توہین کرائی۔ اگر ان کی کارستانیوں سے آج بھی ہم واقف نہ ہوئے تو وقت آتا ہے کہ یہ قوم اسلام کو دنیا سے مٹانے کے لئے ان سے زیادہ آگے نظر آئے گی۔ جو کہ عیسائی اور آریہ کہلاتے ہیں۔

کیسے شرم کا مقام ہے کہ یہ لوگ ایسے فتوے ایجاد کرتے ہیں۔ اور ایسے قابل شرم فعل ان سے سرزد ہوتے ہیں۔ کہ جن کو دیکھ کر انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ہندوستان سے دو مولوی کہلانے والے آئے۔ اور پھر واپس چلے گئے۔ اور جاتے ہوئے عربوں، ترکوں، ہندیوں کی کتابیں چُرا کر لے گئے۔ ان لوگوں کی نگاہوں میں ہندوستان کے علماء کی کیا وقعت رہ گئی۔ جنھوں نے دیکھا کہ ہماری کتابیں پڑھنے کے لئے لیں۔ اور پھر اس خاموشی سے ڈاھرے کو چھوڑا کہ کسی کو علم بھی نہ ہوا۔ اسی پر بس نہیں وہ بعض ایسی کتابیں لے گئے جو کہ یہاں وقف کی تھیں۔ اور جب ان لوگوں نے ان سے مطالبہ کیا۔ تو انہوں نے جواب تک نہ دیا۔ یہ ہیں علماء۔ جو آج ہمارے راہبر اور پیشوا بننا چاہتے ہیں۔

مسلمان اگرچہ بہت حد تک بیدار ہو گئے ہیں۔ مگر ان کی بیداری ابھی اس حد تک نہیں پہونچی کہ وہ اس فرض کی اصلاح کر سکیں۔

اسلام پبلک کے سامنے ہمارے سلسلہ کے سرکردہ لوگوں نے ان تمام مظالم کو رکھ کر بارہا اپیل کی۔ مگر ابھی تک ان امور کی طرف کوئی توجہ نہیں ہوئی۔ حالانکہ ضرورت تھی کہ اس وقت اسلامی جماعتیں اپنی اپنی جگہ جلسے کر کے علماء کی اصلاح کی کوئی صورت پیدا کرتے۔

مسلمان اگر ایسا نہیں کریں گے۔ وہ یہ نہ خیال کریں کہ احمدی جماعت ان مشکلات کو دیکھ کر گھبرا جائے گی۔ ہماری سرشت میں مشکلات و مصائب کو دیکھ کر گھبرانا نہیں رکھا گیا۔ بلکہ جس وقت تک ہم میں سے ایک متنفس دنیا میں موجود ہے وہ اس پاک فرض کو سرانجام دے گا۔ سلسلہ احمدیہ کے حالات کو مطالعہ کرنے والے سمجھ سکتے ہیں کہ دنیا میں صرف اور صرف یہی ایک وحید جماعت ہے جو غیر معمولی طور پر ترقی کے زینوں پر چڑھ رہی ہے۔ مجھ کو مدراس میں ایسے مسلمان عالم سے ملنے کا موقع ملا جو کہ قرآن کریم کی آیت تلاش بسیار پر بھی تلاش نہ کر سکا۔ بس ایسی قوم اس جماعت کے راستہ میں اگر کوئی عارضی طور پر کوئی روک بھی پیدا کرے۔ تو وہ یقیناً ہماری جماعت کے عزم کے سامنے جو موہبت الٰہی ہے ہباءً منثوراً ہو جائے گی۔

ہم ان باتوں سے ڈرتے ہیں مگر ان کو ڈرتے ہیں جن کے اسلام کی باگ اس مردم کش حق کے ہاتھ میں ہے۔ جب تک مسلمان ان کے اوپر پوری پوری سختی سے نگرانی نہیں کریں گے اور ان کی موٹی چربی کو محنت سے پگھلا نہیں دینگے۔ اسوقت تک یہ قوم مسلمانوں کے لئے ایک مصیبت عظمےٰ بنی رہے گی۔

پس اس لئے توجہ کرو۔ کہ یہ فتنہ پردازیاں بہت جلد مٹ جائیں۔ اور اسلام کے خادم خواہ وہ احمدی ہوں۔ یا کوئی اور خدمت کر سکیں ورنہ جس قوم کا مسلک یہ ہے کہ اپنی جڑوں پر کلہاڑی چلائے وہ قوم اگر آج نہیں مٹی تو کل ضرور مٹ جائے گی:

درخواست دُعاء

حضرت اقدس فضلِ عُمر ایدہ اللہ کی کامل صحت کیلئے اور سلسلہ کے مبلّغین کے لئے رات کو اُٹھ اُٹھ کر اور ایک تڑپ کے ساتھ احباب دعائیں کریں۔ (کاتب)

خدا تعالےٰ کی قہری تجلی کا ظہور جاپان کی زمین پر

قیامت خیز زلزلہ سے تباہی

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی انذاری پیشگوئی

احمدی جماعت جاپان سے عملی ہمدردی کیلئے تیار ہے

اس ہفتہ کے وحشتناک واقعات میں سے جاپان کے زلزلہ اخیرہ نے جاپان کی سرزمین میں قیامت برپا کردی ہے۔ لاکھوں انسان ہلاک ہو گئے اور بقول اخبارات آج یہ حالت ہے کہ

مُردوں کی بجائے زندوں کا شمار آسان ہے

اس زلزلہ کا اثر ہر طبقہ اور حیثیت کے لوگوں پر ہوا ہے۔ ایک مفلس گداگر سے لیکر شاہی خاندان تک یکساں متاثر ہوا ہے کوئی گھر ویسا نہیں جہاں تباہی اور موت نے اپنا دامن وسیع نہ کیا ہو۔ حالات اسقدر بھیانک اور خوفناک ہیں کہ انکے تصور سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اخبارات ان حالات کی تفصیل بیان کر چکے ہیں میں اس زلزلہ کے متعلق صرف اسی پہلو کو دکھانا چاہتا ہوں جو انسان کو خدا پر ایک ایمان اور گناہ سوز فطرت پیدا کرنے میں ممد ہو سکتا ہے اور پھر اس آواز کو پہنچانا چاہتا ہوں جو جاپان کی تباہ زدہ مخلوق سے آشنا ہی ہے کہ

الملک یومئذٍ للہ الواحد القہار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۵ء میں الوصیت شائع کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ حوادث کے بارے میں جو علم مجھے دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائیگی اور زلزلے آئیں گے اور شدت سے آئیں گے اور قیامت کا نمونہ ہونگے اور زمین کو تہ و بالا کر دینگے اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائے گی۔"

سنت اللہ سے ناواقف اور خدا تعالیٰ کی قہری تجلیات سے بےپروا انسان ان باتوں کو سنکر ہنس دیتا ہے اور منہ پھیر کر ان انذاری آیات پر سے گذر جاتا ہے مگر دانشمند اور خدا ترس دل ڈر جاتا ہے اور خدا کے غضب کے آثار کو دیکھ کر توبہ کرتا اور اس سے صلح کا عہد باندھتا ہے۔ جاپان کا یہ زلزلہ کچھ شک نہیں عادی اسباب کے ماتحت آیا ہے اور خدا تعالیٰ کے قانون قدرت کا ایک کرشمہ ہے مگر اسمیں بھی شک نہیں کہ اسمیں عبرت اور نصیحت کیلئے ایک زبردست اور موثر سبق ہے۔ زلازل کے نشانات کی خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو متعدد مرتبہ خبر دی اور کبھی وہ اپنے ان معنوں میں اور کبھی دوسرے معنوں کیفیت کے لحاظ سے پوری ہوئی۔ مگر حضرت مسیح موعود کی تصنیفات اور الہامات سے یہ پتہ لگتا ہے کہ زلزلہ عظیمہ کی پیشگوئی پانچ مختلف وقتوں میں زلازل ہو کر الگ رنگ میں پوری ہوگی۔ اس لئے یہ زلزلہ عظیمہ بھی اسی کے موافق ایک

زبردست قہری نشان ہے

میں ان لوگوں کے لئے جو دل رکھتے ہیں اور خدا ترس دل رکھتے ہیں حضرت مسیح موعود کی کتاب حقیقۃ الوحی سے ذیل کا اقتباس پیش کرتا ہوں تا وہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔

سان فرانسسکو کے زلزلے جو ۱۹۰۶ء میں آئے تھے ان کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں۔

شاید نادان لوگ کہیں گے کہ یہ کیونکر نشان ہو سکتا ہے۔ یہ زلزلے تو پنجاب میں نہیں آئے مگر وہ نہیں جانتے کہ خدا تمام دنیا کا خدا ہے نہ صرف پنجاب کا اور اس نے تمام دنیا کیلئے یہ خبریں دی ہیں نہ صرف پنجاب کیلئے۔ یہ بدقسمتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی پیشگوئی کو ناحق ٹال دینا اور خدا کی کلام کو غور سے نہ پڑھنا اور کوشش کرتے رہنا کہ کسی طرح حق چھپ جائے مگر ایسی تکذیب سے سچائی چھپ نہیں سکتی۔

یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئینگے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہونگے اور اسقدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے چرند پرند بھی باہر نہیں ہونگے اور زمین پر اسقدر سخت تباہی آئیگی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی اور اسکے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہونگی یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائینگی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں انکا پتہ نہیں ملیگا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں۔ کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھیگی۔ اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانیوالی آفتیں ظاہر ہونگی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے۔ اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا اور توبہ کرنیوالے امان پائیں گے۔ اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائیگا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائیگا جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے نوح کا زمانہ تمہاری نظر کے سامنے آ جائیگا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔

اس اقتباس کے پڑھنے سے صاف ظاہر ہے کہ خدا تعالےٰ کے قہری نشانوں کا دامن کسقدر وسیع بنایا گیا ہے اور وہ کس شان سے پورے ہوئے ہیں۔ مبارک وہ جو انکو دیکھ کر پاک تبدیلی کرے

جاپان کے اس زلزلہ کی خبر شائع کرتے ہوئے میں یہ بھی ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ احمدی جماعت کو جاپان کے ساتھ اس مصیبت عظمیٰ میں بہت بڑی ہمدردی ہے اور جہاں تک اسکے امکان میں ہوگا وہ اپنے ان مشرقی بھائیوں کی اعانت اور ہمدردی کے لئے کوئی دقیقہ باقی نہ رکھیں گے۔ حضرت امام اس فکر میں ہیں کہ جاپان کے ساتھ عملی ہمدردی کی ہر ممکن کوشش کیجاوے اسلئے میں احمدی جماعت کو حضرت امام کی دعوت پر لبیک کہنے کیلئے آمادہ کرتا ہوں۔ اور دراصل احمدی جماعت تو اپنے امام کی ہر صدا پر لبیک کہنے کیلئے ہر وقت تیار رہتی ہے۔ کچھ شک نہیں کہ اس کی تعداد محدود اور اس کے فرائض اور ذمہ داریوں کا دائرہ وسیع ہے مگر اسکے لئے یہ فخر کیا کم ہے کہ

خدا نے اس قوم کو اپنے لئے چن لیا ہے

پھر خدا کی یہ برگزیدہ قوم خدا کی مخلوق کی ہمدردی سے کیونکر پیچھے رہ سکتی ہے ۲۲

۲۲ دفعہ اپنے سینہ میں دیکھتی ہو ہمیشہ دکھی کی پکار اسے کیوں بیتاب کر دیتی ہے۔ سچ ہے کسی نے کہا ہے میرا سینہ ہے جہاں کا درد سمیٹے ہوئے

مسووا میں میرے تین دن

(گذشتہ سے آگے)

مسووا میں سردی تیز تھی۔ بارش اور ہوا چلتی تھی ہمکو تو جو تکلیف تھی ہی۔ مگر ان بوڑھی عورتوں کی تکلیف سخت تکلیف دہ تھی۔ صبح ہوئی ایک لنگڑا شخص لنگڑاتا ہوا میرے پاس آیا۔ کہ ہندوستان کے ہندی مسلمان ہو مسجد کے لئے چندہ دو۔ میں نے اس کو کہا کہ نماز تو کوئی پڑھتا نہیں ہے تو مسجد کا کیا فائدہ ہے۔ اور پھر میں نے اس کو کہا کہ تم سب مسووے میں مسلمان ہو اگر تم لوگ ایک مسجد کی مرمت نہیں کر سکتے۔ تو تم دنیا میں کیا کر سکتے ہو۔ اس پر وہ بہت ناراض ہوا میں نے اس کو ایک فرانک دیا مگر اس نے لینے سے انکار کر دیا۔ تب میں نے بھی ارادہ کیا کہ جیب میں ڈال لوں۔ اس پر وہ لینے پر راضی ہو گیا۔ اور لیکر چلتا بنا۔ سو بہت سے مسلمانوں کو مسجدوں کے نام پر بھیک مانگنے کا شوق ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ انکے حال پر رحم کرے۔ بعد میں مصر آکر اپنے ایک بنگالی دوست شیخ محمد قصیم صاحب سے معلوم ہوا کہ وہ جب مجھ سے ایک سال پہلے آئے تھے۔ تو یہ شخص ان کے پاس بھی آیا تھا۔

آج بادل گھرے ہوئے ہیں مگر دھوپ بھی لگ گئی ہے۔ سارا دن جہاز میں سے مال اتارا جاتا رہا۔ مسووا کے مزدور گودام میں گھسے ہوئے گاتے جاتے تھے اور تالیاں بجاتے جاتے تھے۔ اور کام کرتے تھے۔ شام کے قریب سب اٹالین ملاح شہر کی سیر کے لئے گئے مگر وہ ملاح جو حجامت کرتا ہے اس نے یہاں چاقو اور استرے ایک جگہ رکھ کر بیچنے شروع کر دیئے۔ جو ملاح باہر سے آئے تھے وہ دریافت کرتے کچھ پاس گئے۔ برخلاف اس کے ایک اور بھی اتنک منتظر جو میری آنکھیں دیکھ رہی تھیں۔ وہ یہ تھا کہ ہندوستان کے مسافر قریباً سب سندی ہی تھے۔ سیر کے لئے گئے۔ اور سب سے پہلا کام یہ کیا کہ شراب کی بوتلیں خرید لیں۔ اور زناکاری کے اڈے تلاش کئے۔ جب رات کو واپس آئے اور بڑے فخر کے ساتھ اپنے اپنے قصے بیان کرنے لگے۔ اسی حالت میں شراب پر انکا جھگڑا ہو گیا۔ اور اس قدر گندی گالیاں ایک دوسرے کو دیں کہ الامان الحفیظ۔ قریب تھا کہ جوت بیزار تک نوبت پہونچ جاتی۔ یہ منظر اٹالین ملاحوں کے لئے بہت کچھ حیرت انگیز تھا جو کہ قطار باندھے ہوئے کھڑے دیکھ رہے تھے۔ پونا کا ایک ہمت جو کہ مارک کے گر جانیکی وجہ سے جرمنی جا رہا تھا۔ ابتدا میں تو بہت شریف معلوم ہوتا تھا مگر صحبت بد نے اس کو اسقدر خراب کیا کہ خالی بوتل منہ کو لگا کر متوالوں کی سی حالت پیدا کر لی۔ اور گالیاں دینے لگا۔

دوسرے دن صبح کو ہم لوگوں نے دال چاول گھی اور ہر ایک چیز تقسیم کر لی اور الگ ہو گئے۔ سارا دن اور ساری رات سوراج کے قصے ہوتے ہیں۔ کہ ہم یوں کرینگے اور یوں کرینگے۔ مگر حالت یہ ہے کہ چند دن کے لئے بھی اتفاق نہ رکھ سکے۔ لباس تو سارا یورپین ہی پہنتے ہیں ہم بھی شام کو سیر کے لئے گئے۔ اور ایک کشتی کرائے پر کر کے سمندر میں ایک دوسری طرف خشکی تھی۔ وہاں گئے وہاں سمندر سے نمک نکالا جاتا تھا۔ بیز کہتے تھے کہ سید عبدالقادر جیلانی کا وہاں مزار ہے۔ ترکی نشان مزار پر سنہری شکل میں لگا ہوا تھا۔ مزار سخت بے کسی کی حالت میں تھا۔ میں نے دعا مغفرت کی کہ خدایا اگر یہ وہی عبدالقادر ہیں تو انکے مدارج کو بلند فرما۔ اگر کوئی اور ہیں تو بھی اپنے رحم و کرم کے سمندر سے اسکے گناہوں کو دھو دے۔

سمندر میں کشتی کی سیر دلچسپ تھی کنارے پر ہزاروں کشتیاں کھڑی تھیں۔ اسی قسم کا نظارہ کرتے ہوئے شام کو جہاز پر آ گئے۔ رات کو میں نے ایک خواب دیکھا کہ میرے والد صاحب ملے ہیں۔ اور وہ مجھ کو کہہ رہے ہیں کہ دنیا کی بڑی بڑی قومیں آپس میں ٹکرا کر مر جائیں گی۔ اس وقت چھوٹی قوموں کے ہوشیار آدمی ترقی پائیں گے۔ اس لئے تم اسکا خیال رکھنا۔ تیسری صبح کو ہم پھر سیر کے لئے نکلے۔ اور ایک سرسری سیر کر کے واپس آ گئے۔ آج بہت سے اٹالین سوار ہوئے اور دو قیدی جو کہ اٹالین ہی تھے سوار ہوئے۔ اسی طرح سے تین دن تک جہاز میں مال اترتا اور چڑھتا رہا۔ چوتھے دن صبح کو ابھی میں سو ہی رہا تھا کہ مسووا سے جہاز نے لنگر اٹھا دیا۔ میری آنکھ کھلی تو جہاز سے پانی ٹکرا رہا تھا۔ میں نے مسووا کی در و دیوار پر اچٹتی ہوئی نظر ڈالی اور وہاں کے مسلمان کہلانے والوں کی ہدایت کے لئے دعا کی۔

سفرنامہ مصر

میں بحر الاحمر میں ہوں

اب تو میں بحر الاحمر کی سیر کر رہا ہوں۔ ہوا تیز ہے اور خنکی لئے ہوئے بہت سے جہاز آتے جاتے نظر آتے ہیں۔ اور بہت سے جزیرے بلکہ کنارہ ایک طرف تو نظر آتا ہی رہا سمندر میں بعض جگہ پہاڑوں اور پتھروں کا اوٹھے ہوئے ہونا خدا کی قدرت کا اظہار کی ایک داستان میرے سامنے پیش کرتا تھا۔ اٹالین قیدی جہاز میں آزاد کر دیئے گئے ہتھکڑی کھولدی گئی۔ اب تو جہاز کا عام مشغلہ جوا ہو گیا۔ سارا دن یہ پولیس افیسر جوا کھیلتے ہیں جسمیں کبھی کبھی یہ قیدی بھی شریک ہو جاتے ہیں۔

خدا کی قدرت

خدا کی قدرت ہے کہ جہاز میں برف کا پانی کسی کو بھی میسر نہیں۔ حتیٰ کہ ان پولیس کے افسران کو بھی نہیں ملتا تھا۔ مگر میرے لئے ہر وقت برف کا پانی مہیا رہتا تھا۔ وہ مصری ملاح ہر وقت پانی کا لوٹا میرے پاس رکھ جاتے۔ بلکہ بعض اوقات تو میں طہارت کے لئے بھی برف کا پانی استعمال کرتا۔ ابتدا میں مجھ کو کھانے کی اسقدر تکلیف ہوئی۔ مگر اب تو روٹیوں کا انبار میرے گرد لگا رہتا۔ یہ اس کے فضل ہیں جو اس کی راہ میں ذرا بھی کھڑا ہوتا ہے وہ اپنے فیوض کے سارے چشمے اسکے لئے کھولدیتا ہے۔

۱۵ مارچ کو آٹھ جہاز پاس سے گزرے بعض جہاز دور سے ہمارے جہاز نے گفتگو کی۔ طبیعت بہت صاف ہے۔ اکثر اوقات جہاز پر کھڑے ہو کر میں پانی کے مناظر کا معائنہ کرتا ہوں۔ اور الٰہی تجلیات دیکھ رہا ہوں۔ شام کو جب سورج غروب ہونے لگتا ہے۔ تو اسکی سنہری کرنیں پانی پر اپنا پرتو ڈالتی ہیں۔ تو ایسا لطیف قدرتی منظر بن جاتا ہے کہ طبیعت خود بخود بشاش ہو جاتی ہے۔ رات کو جبکہ چاند ستاروں سمیت پانی پر اپنا عکس دکھلاتا ہے تو خدا کی قدرت کا یہ باغ کیسا بھلا معلوم ہوتا ہے۔ ۱۹ مارچ کی صبح آئی علی الصبح میں نے فجر کی نماز پڑھی۔ آسارام صاحب سندی نے جن کی آواز بہت اعلیٰ تھی اپنے میٹھے سر میں بھجن گا کر سنائے جن سے ایک وجد کی سی حالت پیدا ہو گئی۔ ایک سناٹا تھا سب لوگ سوئے پڑے تھے۔ صبح کی ٹھنڈی نسیم پانیوں پر سے گذرتی ہوئی ہمارے پاس سے گزر جاتی۔ اسوقت انکا اس بھینی بھینی ہوا پر بھجن گانا میرے لئے عجیب ہی سماں خیز تھا جس سے مجھ کو ایک ۱۹۱۸ء کا واقعہ یاد آیا میں حضرت اقدس کے حکم سے حضرت مولانا راجیکی صاحب کے ساتھ مالابار کا عزم کئے ہوئے کوڈیٹہ نامی جہاز پر سوار تھا۔ اس میں سو سے زیادہ قیدی بھی سوار تھے۔ جن کے پاؤں میں بیڑیاں پڑی ہوئی تھیں۔ جب رات ہوئی تو ایک قیدی نہایت ہی عمدہ آواز میں وہ نظم گاتا جسکا مصرعہ ہے کہ ؎

خدا کی باتیں خدا ہی جانے۔

اور بہت سے قیدی اس کے ساتھ تالیاں بجاتے کیا عجیب وہ منظر تھا۔ جو کہ اسوقت تک مجھکو نہیں بھولا۔ آج جدہ کے پہاڑوں کے پاس سے گزرتا تھا کسی کی یاد دل میں گدگدیاں لے رہی تھی۔ میرے نہایت ہی پیارے عزیز میرے قریب آ رہے تھے۔ عزیز و اقارب سے دور انکی مجبوری کی وجہ سے شکستہ دل تو تھا ہی۔ جدے کی آمد آمد نے میرے قلب پر ایک تازیانہ لگایا۔ میری آنکھوں کے سامنے وہ پیاری صورتیں پھر رہی تھیں۔ میری روح محبت میں انکو سلام بھیج رہی تھی میں مسیح موعود کے عاشقوں کو اپنے قریب پاتا تھا۔ مگر آہ میں انکے پاس نہ جا سکتا تھا۔ میرے سامنے جدہ کے پہاڑ تھے میرے بازوؤں میں اگر قوت پرواز ہوتی تو میں یقیناً اڑ کر ان کے پاس چلا جاتا جنھوں نے اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے میرے دل کا شکار میرے جہاز پر سے کر لیا۔ میں ان کی یاد میں محو اور غرق تھا۔ میری آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں مگر لوگوں کے خوف سے ان قیمتی آبدار موتیوں کی لڑیوں کو بکھرنے نہ دیتا تھا۔

مکتوبات احمدیہ کی چھٹی جلد

دفتر الحکم کی یہ خصوصیت ہے کہ اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے **ملفوظات** اور مکتوبات وغیرہ کو محفوظ کرنے میں ہر ممکن سعی کی ہے۔ اس وقت تک مکتوبات کے کئی حصے شایع ہو چکے ہیں۔ حضرت اقدس کے مخلص اور جان نثار مُریدوں کے نام جو مکتوبات ہیں۔ ان کی اشاعت کا جو سلسلہ شروع کیا گیا تھا۔ **میری** قادیان سے غیر حاضری کے سبب بند ہو گیا۔ میں اب رفتہ رفتہ ان تمام کاموں کو جو جاری تھے۔ ترتیب دے رہا ہوں۔ چونکہ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں میں چاہتا ہوں کہ جلد جلد ان تحریروں کو شایع کر دوں۔ اس سلسلہ میں **مکتوبات احمدیہ** کی چھٹی جلد ستمبر ۱۹۲۷ء میں انشاء اللہ چھپ جائیگی۔ اس جلد میں **حضرت چودھری** رستم **علی صاحب** کے نام مکتوبات ہیں۔

چودھری صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے **فدائیوں** میں سے تھے اور جب سے وہ سلسلہ میں داخل ہوئے ایک منٹ کے لئے بھی کبھی کوئی ابتلاء آیا۔ اور آخر سلسلہ کی خدمت کرتے ہوئے اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔

میں چاہتا ہوں کہ مکتوبات کی اس جلد کے ساتھ مرحوم چودھری صاحب کے کچھ حالات زندگی بھی لکھ دوں اس لئے جماعت کے قدیم احباب سے درخواست ہے۔ کہ چودھری صاحب کے **سوانح عمری** کے متعلق کوئی واقعہ انہیں معلوم ہو تو مجھے لکھ بھیجیں۔ ان کتابوں کا سلسلہ اسی صورت میں جاری رہ سکتا ہے کہ احباب کثرت سے انکو خریدا کریں۔ درخواستیں **دفتر الحکم** میں بھیجی جاویں۔

مرآۃ الجہاد

آریوں کی طرف سے مسئلہ جہاد پر بہت اعتراض کئے گئے ہیں۔ لیکھرام مقتول نے اس پر ایک خاص کتاب لکھی ہے اور آج آریوں کے شدھی کی تحریک کی **بنیاد** اسی پر رکھی ہے کہ اسلام بذریعہ تلوار پھیلایا گیا ہے۔ اس کتاب میں اس مسئلہ کی حقیقت **علمی** اور **تاریخی** حیثیت سے اس قابلیت سے بیان کی گئی ہے کہ بے اختیار مصنف کی محنت اور ہمت کی داد دینی پڑتی ہے اس کتاب میں آریوں کے قتل و غارت و لوٹ مار اور بعد ظلم و تعدیاتوں کا تاریخی ثبوت ایک خاص فصل میں دیا ہے۔ کتاب **قابل** دید ہے اور اس کی کثرت اشاعت کی ضرورت ہے ۱۲۳ صفحہ کی کتاب ہے اور عمر فی جلد کے حساب سے دفتر الحکم قادیان سے ملے گی۔ محصولڈاک اسکے علاوہ ہے۔ یہ کتاب مولوی سید فدا حسین صاحب اورینی (مونگیری) کی تالیف ہے۔

مصری جماعت نے ایک اور کتاب شایع کی ہے

مصر میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے احمدی **جماعت** کی بنیاد قائم کر دی ہے۔ میں اپنے کریم کے فضل و رحم کو دیکھتا ہوں اور اپنی **کمزوریوں** اور خطا کاریوں پر **نظر** کرتا ہوں تو شرم سے پانی پانی ہو جاتا ہوں۔ مصر میں تبلیغ و اشاعت کے لئے محض اپنی غریب نوازی سے موقع دیا۔ کہ میرا اپنا **بیٹا** عزیز مکرم **شیخ محمود احمد** صاحب کو جو سلسلہ کی خدمت کیلئے مقرر تھا پہنچ سکا۔ اور پھر اس نے ایسی توفیق دی کہ وہ ایک جماعت کے بنانے میں کامیاب ہو سکا۔ مصر کی جماعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اہل **علم** اور **ممتاز** **طبقہ** کے لوگ شامل ہوئے ہیں۔ حال میں **سید** **عبد المجید** کامل آفندی کی شمولیت سے جماعت کو بہت بڑی تقویت ہوئی ہے اور علمی اور قلمی کام شروع ہو گیا ہے جماعت کی طرف سے جماعت کے خرچ پر **اسلامی نماز** کا ترجمہ عربی میں شائع ہوا ہے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے **انگریزوں** کے لئے نماز کا ایک چھوٹا سا رسالہ لکھا تھا جس میں نماز پڑھنے کی مختلف تصویریں بھی دی تھیں۔ اسی رسالہ کا **عربی** ترجمہ جماعت نے نہایت خوبصورت اور عمدہ کاغذ پر اسی تقطیع پر چھاپا ہے۔ یہ کتاب یقیناً مصریوں میں نہایت دلچسپی سے پڑھی جاوے گی۔ اور مسلمان بچوں کو نماز کی طرف متوجہ کر سکے گی۔ ایسی کتابوں کی عام اشاعت مصر جیسے ملک میں **دینداری** کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے بہت ہی بابرکت ہوگی۔ اس لئے میں جماعت کے ان خاص **احباب** کو جو خدا کی دی ہوئی دولت کے بہترین مصرف کو جانتے ہیں متوجہ کرتا ہوں کہ وہ اس کتاب کی **اشاعت** کیلئے اپنی مصری جماعت کو مدد دیں۔ اس کتاب کی قیمت ہندوستان کے لئے انہوں نے ۱؎ رکھی ہے۔ میری رائے میں مصر میں مفت اشاعت کے لئے وہ شاید اس سے بھی کم پر دے سکیں۔ اور اگر اس کتاب کا خرچ مصری جماعت کو مل جاوے تو پھر وہ اور بھی کتاب اس طریق پر شایع کر سکتی ہے۔ میرے خیال میں ہر جگہ کی انجمن اگر کم از کم ۳ کتابوں کی قیمت انکو بھیجدیں تو کم از کم **دو ہزار** کتاب شائع ہو جاسکیگی۔ جو صاحب اس کتاب کی اشاعت کے لئے کوئی رقم بھیجنا چاہیں تو وہ آسانی کے لئے یہ کر سکتے ہیں کہ **ٹامس کک** اینڈ سنز بمبئی کو روپیہ بھیجدیں اور انکو ہدایت کر دیں کہ وہ شیخ محمود احمد خلف شیخ یعقوب علی عرفانی کو قاہرہ میں اپنے دفتر کی معرفت پہنچا دیں اور شیخ محمود احمد صاحب کو بذریعہ خط اطلاع دیں۔ جن کا پتہ یہ ہے۔

شیخ محمود احمد احمدی ریلیشر کلیہ مصری نمبر ۵ قاہرہ

البشریٰ :- مسیح موعود علیہ السلام کی اشاعت کا سوال زیر غور ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ یہ رسالہ جاری ہو جائیگا۔

عینک سے نجات

اصل میرے کا سُرمہ اور میرا مصدقہ مسیح موعود اور خلیفہ اول حکیم نور الدین صاحب رضؓ

یہ سرمہ ککروں کے لئے۔ ابتدائی موتیا بند۔ جالا پھولا۔ پڑبال آنکھوں سے ہر وقت پانی جاری رہتا ہو۔ نظر کمزور ہو انکے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت سُرمہ عمار تولہ میرا عمر تولہ۔ ترکیب استعمال صبح و شام دو دو سلائیاں آنکھوں میں ڈالی جاویں۔ اگر کسی شخص کو مفید ثابت نہ ہو بشرطیکہ اس نے باقاعدہ پندرہ روز تک متواتر استعمال کیا ہو۔ سرمہ واپس کر دے میں اسکی قیمت واپس کر دوں گا۔ اسکے مجرب ہونے پر چند شہادتیں علاوہ میرے ذاتی تجربہ کے پیش کرتا ہوں۔

(۱) مینے جناب سید احمد نور صاحب کابلی مہاجر قادیان کا سرمہ آزمایا اور بفضلہ تعالیٰ بہت ہی مفید پایا۔ نیز حضرت والدہ ماجدہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی آنکھیں بہت کمزور ہو گئیں اس سرمہ سے انکو غیر معمولی فائدہ ہوا۔ (محمد اسمٰعیل مولوی فاضل و منشی فاضل قادیان)

۲۔ میں نے سرمہ میرا بھائی احمد نور مہاجر قادیان سے لیکر دو ہفتہ تک استعمال کیا۔ اب خدا کے فضل سے میں بغیر عینک کے لکھ پڑھ سکتا ہوں۔ نہایت ہی مجرب اور اعلیٰ درجہ کا سرمہ ہے میں خدا کی قسم کھا کر شہادت دیتا ہوں نہایت ہی عمدہ سرمہ ہے۔ (اللہ دین احمد سابق گرنتھی ہانگ کانگ نو مسلم تھی)

۳۔ میں ۱۹۱۷ء شہر ملتان میں عینک آنکھوں پر لگائی تھی اور ۱۹۱۹ء میں جناب احمد نور سے سرمہ دو چار تولہ لیکر استعمال کیا اور خاکسار نے اب عینک کو اتار دیا ہے اور عینک کی کوئی ضرورت نہیں۔ (خاکسار محمد علی کلیانپوری ضلع لاہور دواخانہ نگو بانگ)

۴۔ مینے میاں احمد نور صاحب کابلی سے دو دفعہ سرمہ خرید اجسکو مینے بہت مفید پایا اور دیگر لوگوں نے بھی مجھ سے لیکر استعمال کیا سب نے اسکی تعریف کی۔ یہ سرمہ بہت ہی عمدہ اور قابل قدر ہے۔ (عبد الرؤف ہیڈ کلرک ہائی سکول قادیان)

۵۔ احمد نور صاحب کابلی کا سرمہ میرا بار شاد ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب ایک ہفتہ لگایا بفضلہ تعالیٰ اب بالکل آنکھیں اچھی ہیں۔ اور نظر کامل ہو گئی ہے۔ میں اس سرمہ کے مجرب ہونے پر گواہی دیتا ہوں۔ (خادم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی۔ شیر اتی دربان۔)

۶۔ مینے سرمہ میرا تیار کردہ بھائی احمد نور صاحب کابلی خود استعمال کیا اور نیز اپنے رشتہ داروں کو بغرض استعمال دیا۔ اس سرمہ کو بہت مفید پایا نیز آنکھوں میں جلن ہوا کرتی تھی جو خدا کے فضل سے اس سرمہ کو ایک ہفتہ استعمال کرنیکے بعد دور ہوا۔ (فضل کریم اسسٹنٹ حیدر آباد دکن)

سَتِ سلاجیت بقدر دانہ نخود صبح کیوقت دودھ سے استعمال کریں۔ قیمت قسم اول عمر فی تولہ قسم دوم ہر فی تولہ۔

احمد نور احمدی مہاجر قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)